سوال: اخروی زندگی کے بارے میں قرآنی استدلال کیا ہے؟ اسکے انفرادی اور اجتماعی زندگی پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟

جواب: 1. تعارف:

انسانی عقل کے مطابق ہر کوئی اپنے کارگزاری کا بدلہ چاہتا ہے۔ اور بعد والے دن ہی پر پتا چلتا ہے کہ کس نے کتنا بہتر اور کتنا برا کام کیا۔ اس لیے ایک دن مقرر کیا گیا کہ جب کائنات کا نظام اپنی عمر پوری کر چکے اور اس کے بعد اس کے باسیوں کو ان کی زندگیوں کا کا حساب جزو سزا کی صورت میں دیا جا سکے۔ اس دن کو یوم آخرت کہتے ہیں۔ اس دن کے دیگر نام درج ذیل ہیں

(الف) یوم القیامة

(ب) یوم الدین

(ج) یوم البعث

انسان کے مشاہدے کے مطابق روزانہ کئی لوگ اس دنیا سے رخصت ہوتے ہیں۔ اس طرح انسانی تاریخ میں اربوں لوگ آئے اور چلے گئے۔ سائنس دان بھی تھیوری کے تحت (Big Crunch) اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ ساری کائنات ایک دن اپنا توازن کھو دے گی اور نتیجتاً اشیا ایک دوسرے سے ٹکرا کر تباہ ہو جائیں گی۔

2. قرآن مجید سے عقیدہ آخرت پر دلائل

قرآن مجید میں مرنے کے بعد کی زندگی کو کئی مقامات پر بیان کیا گیا ہے۔ اس پر عقلی اور نقلی دلائل بھی

Scanned with CamScanner

فراہم کیے گئے ہیں۔ ذیل میں چند اہم دلائل کا ذکر کیا جاتا ہے

(1) مردہ زمین کو زندہ کرنے کے حوالے سے دلیل

سورۃ النحل میں ارشاد باری تعالیٰ ہے

واللہ انزل من السماء ماء فاحیا به الارض بعد موتها

ترجمہ: اور اللہ نے آسمان سے زمین پر پانی اتارا بعد اس کے کہ وہ زمین مردہ ہو چکی تھی۔

فاحیا به الارض بعد موتها

ترجمہ: زندہ کرتا ہے (پانی کے ذریعے) زمین کو اس کے مرنے کے بعد

ان آیات کریمہ میں انسان کے عام مشاہدہ کو بیان کیا گیا ہے۔ کہ تم دیکھتے ہو کس طرح مردہ زمین پانی کے ذریعے سے زندہ ہوتی ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ تمہیں بھی مارنے کے بعد زندہ کرے گا۔

وان الذین لا یومنون بالاخرۃ اعتدنا لهم عذابا الیما

(سورۃ بنی اسرائیل)

ترجمہ: اور یہ کہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ہم نے ان کے لیے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے

یوم نطوی السماء کطی السجل للکتب ط کما بدانا اول خلق نعیدہ وعدا علینا ط انا کنا فعلین ہ

(الانبیاء)

ترجمہ: اس دن ہم ساری آسمانی کائنات کو اس طرح

Scanned with CamScanner

لپیٹ دیں گے جیسے لکھے ہوئے کاغذات کو لپیٹ دیا جاتا ہے، جس طرح ہم نے (کائنات کو) پہلی بار پیدا کیا تھا ہم (اس کے ختم ہو جانے کے بعد) اسی عمل تخلیق کو دہرائیں گے۔ یہ وعدہ پورا کرنا ہم نے لازم کر لیا ہے ہم (یہ اعادہ) ضرور کرنے والے ہیں۔

وان الذین لا یومنون بالاخرۃ عن الصراط لنٰکبون ٥ (المؤمنون)

ترجمہ: اور بے شک جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے وہ ضرور سیدھی راہ سے کترائے ہوئے ہیں۔

3. انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی پر عقیدہ آخرت کے اثرات

اگر انسان کے اندر مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے اور اپنے تمام اعمال کو جواب دہی کا احساس ہو تو وہ گناہوں سے بچتا ہے، ناحق مال لوٹنے سے گریز کرتا ہے اور معاشرے کا بہترین فرد ثابت ہوتا ہے۔ انسان کے اندر عقیدہ آخرت مضبوط اور مستحکم طریقے سے موجود ہو تو درج ذیل خصوصیات پیدا ہوتی ہیں جو خوبصورت معاشرے کی تشکیل میں سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہیں

(1) دنیوی زندگی کی حقیقت کا فہم

عقیدہ آخرت کو حقیقی مضمون میں تسلیم کر لینے والے کا دنیوی زندگی کے بارے میں نقطہ نظر انتہائی واضح، جامع اور حقیقت پسندانہ ہو جاتا ہے۔ وہ دنیا کو بے دین لوگوں کی طرح کھیل کود کا میدان

سمجھتا ہوئے زندگی کا مقصد یہی ٹھہرانا کہ
کھاؤ پیو اور خوش رہو۔ اور دنیا ہی پر رہنا ہے کر
دنیا دیکھوں گا کم ہے بلکہ وہ اپنا نصب العین ارشاد
الہی کے مطابق یہ ٹھہرانا کر

وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون

(الذریت : 56)

ترجمہ: اور میں نے جن و انس کو (انھی) عبادت کے لیے ہی پیدا کیا ہے

۳) موت کے خوف کا خاتمہ

عقیدہ آخرت پر یقین رکھنے سے انسان بے دین لوگوں کی طرح موت سے خوفزدہ نہیں رہتا کیونکہ اسے معلوم ہوتا ہے

موت تجدید مذاق زندگی کا نام ہے
خواب کے پردے میں بیداری کا اک پیغام ہے

۳) ذمہ داری کا احساس

عقیدہ آخرت کا منکر غیر ذمہ دار ہو جاتا ہے کیونکہ اسے جواب دہی کا احساس نہیں رہتا۔ عقیدہ آخرت کو تسلیم کر لینے سے انسان میں احساس ذمہ داری فروغ پاتا ہے کیونکہ اسے اپنے اچھے برے اعمال کا بدلہ ملنے کا خطرہ یقین ہوتا ہے اور وہ جان لیتا ہے کہ:

الدنیا مزرعۃ الاخرۃ

ترجمہ: دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔

۴) آخرت کو ترجیح: عقیدہ آخرت پر یقین

دکھنے سے انسان دنیاوی زندگی میں ہر کام اخروی زندگی کی جزو سزا کو پیش نظر رکھ کر کر لیتا ہے۔ اسے یقین ہوتا ہے کہ ایک روز اللہ کے سامنے جواب دہ ہونا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے

واعلموا انکم ملقوہ البقرہ :(223)

ترجمہ: اور جان رکھو کہ تمہیں اس کے پاس حاضر ہونا ہے

۵۔ جذبہ خیر کا فروغ

عقیدہ آخرت کی وجہ سے انسان نیکی اور بھلائی کا سرچشمہ بن جاتا ہے۔ اسے یقین ہوتا ہے کہ آخرت میں یہی نیکیاں اور بھلائیاں اس کی فلاح و کامیابی کا باعث ہوں گی۔ اس طرح انسان میں جذبہ خیر کو فروغ نصیب ہوتا ہے اور وہ ہر ایک کی بھلائی اور بہتری چاہنے لگتا ہے۔

۶۔ شجاعت کا فروغ

عقیدہ آخرت انسان کے دل سے "غیر اللہ" کا خوف نکال دیتا ہے۔ جس کے نتیجے میں انسان اللہ کے سوا باقی تمام اشیاء کے خوف سے آزاد ہو جاتا ہے۔ اس طرح انسان میں جذبہ شجاعت فروغ پاتا ہے کیونکہ اس کے دل میں جب خوف خدا پیدا ہو جاتا ہے تو تمام دنیاوی خداؤں کے خوف دل سے دفع ہو جاتے ہیں

۷۔ صبر و تحمل کا فروغ: عقیدہ آخرت انسان کو

Scanned with CamScanner

صابر اور متحمل بنا دیتا ہے۔ پھر اخروی برکات کے حصول کے لیے انسان دنیاوی مشکلات میں نہ صرف صبر و تحمل کا مظاہرہ کرتا ہے بلکہ مشکلات کا خوشی مقابلہ بھی کرتا ہے ارشادِ باری تعالیٰ ہے

الذین اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ رٰجعون (البقرۃ: ۱۵۶)

ترجمہ: جب انہیں کوئی مصیبت آتی ہے تو کہتے ہیں کہ: ہم اللہ ہی کے لیے ہیں اور ہمیں اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے

۸) نعمتوں کا صحیح استعمال

عقیدہ آخرت پر یقین رکھنے سے انسان زندگی کے معاملات میں توازن اختیار کرتا ہے اور بے اعتدالی اور عدم توازن کا شکار نہیں ہوتا۔ یوں انسانوں کے درمیان حقوق و فرائض کی جنگ نہیں چھڑتی بلکہ ہر کوئی اپنے فرائض کی ادائیگی کو مقدم رکھتا ہے کیونکہ عقیدہ آخرت کی وجہ سے اسے یقین ہوتا ہے کہ قیامت کے روز اس پر سے فرائض کی بابت باز پرس ہوگی۔

۹) بامقصد زندگی، کامیاب آخرت

درحقیقت آخرت پر ایمان سے انسان کی ساری زندگی بامقصد ہو جاتی ہے۔ وہ خود بھی اپنی زندگی سے فائدہ حاصل کرتا ہے اور دوسرے بھی اس سے خیر

پاتے ہیں اور خیر کی توقع رکھتے ہیں۔ عقیدہ آخرت سے جہاں انسان کی دنیاوی زندگی بامقصد اور احسن بن جاتی ہے وہاں اسے یہ یقین بھی ہوتا ہے کہ اسے روزِ محشر شرمندگی نہیں اٹھانا پڑے گی بلکہ خدا کی رضا اور اس کا انعام میسر آئے گا۔

(۱۱) انفاق فی سبیل اللہ (اللہ کی راہ میں مال خرچ کا جذبہ)

عقیدہ آخرت کا ایک اہم اثر یہ ہے کہ انسان اپنے اعمال کی جزا کئی گنا چاہتا ہے اسی وجہ سے وہ اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے۔ بدلے میں اللہ تعالیٰ روزِ جزا کو کئی گنا بڑھا کر اپنے بندے کو عطا فرمائے گا

(۱۲) مخلوق سے ہمدردی کا جذبہ

اللہ کا ڈر اور اس سے محبت دونوں جذبات ایمان کو مضبوط کرتے ہیں۔ انہیں دونوں جذبات سے اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے محبت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ عقیدہ آخرت کی وجہ سے جب جزا کی امید ہوتی ہے اور عذاب سے بچنے کی تمنا تو انسان اللہ کی مخلوق سے پیار کرتا ہے۔

(۱۳) اصلاح نفس

عقیدہ آخرت کا اہم اثر یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو گناہوں سے بچاتا ہے۔ جس کے نتیجے میں اصلاح نفس خود بخود ہونا شروع ہو جاتی ہے

Scanned with CamScanner

(۱۴) استقامت دین

استقامت دین کا مفہوم یہ ہے کہ انسان دین پر مضبوطی کے ساتھ چلے یہ جذبہ بھی عقیدہ آخرت کی وجہ سے مضبوط ہوتا ہے۔

۴۔ عقیدت آخرت کے اجتماعی زندگی پر اثرات

(i) اخوت و بھائی چارہ

عقیدہ آخرت سے باہمی بھائی چارہ اور اخوت کے جذبات پیدا ہوتے ہیں

(ii) عفو و درگزر:

انسان کے اندر یہ احساس پیدا ہوتا ہے کہ اسے ایک دن اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہونا ہے۔ یہ احساس اس کے اندر عفو و درگزر کی صفت کو پیدا کرتا ہے۔

(iii) ایفائے عہد

اللہ تعالیٰ کا ڈر بندے میں وعدے کو پورا کرنے کی صلاحیت پیدا کرتا ہے

(iv) امداد باہمی:

بندہ چونکہ اللہ تعالیٰ کا محتاج ہے تو یہ کیفیت اس کے اندر دوسرے لوگوں کی مدد کا جذبہ ابھارتی ہے

(v) مثالی معاشرہ: عقیدہ آخرت کے تصور جزوسزا

Scanned with CamScanner

(vi) خدمت خلق کا جذبہ
عقیدہ آخرت سے خدمت خلق کا جذبہ بیدار ہوتا ہے۔ انسان سوچتا ہے کہ اگر آج اس نے اچھا کام کیا تو کل محشر کے دن وہ صلہ پائے گا۔

(vii) رضائے الٰہی کا حصول:
عقیدہ آخرت سے اللہ تعالیٰ کی رضا کا تصور اپنے کمال تک پہنچتا ہے

(viii) عدل وانصاف کی طرف رغبت
مرنے کے بعد کی زندگی کا پختہ یقین انسان کو ظلم سے باز رکھتا ہے اور عدل پر مجبور کرتا ہے۔

خلاصہ بحث
اس بات میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ عزوجل انسان کو ستر ماؤں سے بڑھ کر پیار کرتا ہے اور مہربان ہے۔ اسی لیے اس نے انسان کو دنیا میں مہلت دی ہے کہ وہ اسکے حکم کو بجا لائے تاکہ آخرت میں بھی اسکی رحمت کا حقدار قرار پائے۔ اس لیے جب انسان آخرت پر ایمان لاتا ہے اور اُسے جزو سزا کا یقین ہوتا ہے۔ تو وہ خدا کے آگے سر جھکا لیتا ہے۔ اور اپنی زندگی کے ہر پہلو چاہے وہ انفرادی ہو یا معاشرتی اسے بہتر سے بہترین بنانے کی سعی کرتا ہے تاکہ وہ دنیا و آخرت میں اللہ کی خوشنودی حاصل کر سکے۔

Scanned with CamScanner